المواهب اللدنية
بالمنح المحمدية
(اردو ترجمہ)
مع حواشی شرح زرقانی
تصنیف
شارح بخاری امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی
ترجمہ
مولانا محمد صدیق ہزاروی
ناشر
فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے

المواہب اللدنیۃ

بالمنح المحمدیۃ ﷺ

(اردو ترجمہ)

الجزء الاول

تصنیف

شارح بخاری امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

(۸۵۱ — ۹۲۳ھ)

ترجمہ

مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

تصحیح : مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی فاضل علوم شرقیہ
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
الطبع الاوّل : ربیع اوّل 1425ھ / مئی 2004ء
الطبع الثانی : محرم 1432ھ / جنوری 2011ء

Farid Book Stall
Phone No:092-42-37312173-37123435
Fax No.092-42-37224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۳۷۱۲۳۴۳۵-۳۷۳۱۲۱۷۳-۰۹۲-۴۲
فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۳۷۲۲۴۸۹۹
ای۔میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

دوسری فصل

نبی اکرم ﷺ کی اولاد کرام علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام

وہ اولاد جن پر سب کا اتفاق ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد جس پر سب کا اتفاق ہے، ان کی تعداد چھ ہے:
(دو صاحبزادے) حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم اور چار صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُمِ کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم۔
آپ کی تمام صاحبزادیاں اسلام سے مشرف ہوئیں اور آپ کے ہمراہ ہجرت کی۔

ان کے علاوہ میں اختلاف

ان چھ صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے علاوہ آپ کی دوسری اولاد میں اختلاف ہے۔ ابن اسحٰق کے نزدیک حضرت طاہر اور حضرت طیب بھی ہیں۔ اس طرح کل تعداد آٹھ بنتی ہے، چار صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔
حضرت زبیر بن بکار[1] فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم کے علاوہ حضرت عبداللہ بھی تھے جو چھوٹی عمر میں مکہ مکرمہ میں انتقال کر گئے تھے اور ان کو طیب اور طاہر بھی کہا جاتا ہے، گویا ان کے تین نام ہیں۔
نسب کا علم رکھنے والے اکثر حضرات کا یہی موقف ہے۔ یہ بات ابو عمر نے کہی ہے اور امام دار قطنی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ زیادہ مضبوط یہی قول ہے۔
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو طیب اور طاہر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ آپ اعلانِ نبوت کے بعد پیدا ہوئے۔
(السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد اول ص ۱۲۳) اس طرح کل تعداد سات ہے جن میں سے تین صاحبزادے ہیں۔

[1] زبیر بن بکار بن عبداللہ مصعب بن ثابت ابن عبداللہ بن زبیر اسدی مدنی مدینہ شریف کے قاضی تھے، ثقہ حافظ تھے۔ ۲۵۶ھ میں وصال ہوا۔ (زرقانی جلد ۳ ص ۲۹۳)

یہ بھی کہا گیا کہ حضرت عبداللہ، طیب اور طاہر کے علاوہ ہیں۔ یہ بات امام دار قطنی وغیرہ نے فرمائی ہے۔ پس کل تعداد نو ہوئی جن میں سے پانچ صاحبزادے (اور چار صاحبزادیاں) ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ طیب اور مطیب جڑواں ہیں اور طاہر و مطہر جڑواں ہیں۔ الصفوۃ کے مصنف (ابن جوزی) نے یہ بات ذکر کی ہے، اس طرح کل گیارہ بنتے ہیں۔

یہ بھی کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادے کی پیدائش بعثت سے پہلے ہوئی جسے عبد مناف کہا جاتا ہے۔ اس طرح کل بارہ ہوئے اور اس صاحبزادے کے علاوہ باقی تمام بعثت کے بعد پیدا ہوئے۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی سب اسلام سے پہلے پیدا ہوئے (السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد اوّل ص ۱۲۳) اور آپ کے تمام صاحبزادے دودھ پینے کی عمر میں اسلام سے پہلے انتقال کر گئے۔

ابن اسحٰق کے علاوہ حضرات کا قول گزر چکا ہے کہ حضرت عبداللہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اسی لیے ان کو طیب و طاہر کہا جاتا ہے۔ ان تمام اقوال کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کے صاحبزادوں کی تعداد آٹھ ہے جن میں سے دو پر اتفاق ہے، وہ حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما ہیں اور چھ کے بارے میں اختلاف ہے، وہ عبد مناف، عبداللہ، طیب، مطیب، طاہر اور مطہر ہیں اور سب سے زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ آپ کے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں جن پر اتفاق ہے۔ حضرت ابراہیم کے علاوہ باقی تمام صاحبزادے اور صاحبزادیاں حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے ہیں۔

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

حضرت قاسم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے صاحبزادے ہیں جو نبوت (کے اعلان) سے پہلے پیدا ہوئے اور ان ہی کی وجہ سے آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ (طبقات ابن سعد جلد اوّل ص ۱۳۳) آپ چلنے پھرنے کی عمر تک زندہ رہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ دو سال زندہ رہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں صرف سات راتیں زندہ رہے لیکن غلابی (مفضل بن غسان جو اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں اور ابن ابی الدنیا کے شیخ ہیں) نے کہا کہ اس قول میں ان سے خطا ہوئی ہے، صحیح بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم سترہ ماہ زندہ رہے۔ ابن فارس نے کہا کہ آپ سواری پر سوار ہونے کی عمر کو پہنچے اور بعثت نبوی سے پہلے انتقال کر گئے۔ مستدرک فریابی[1] میں جو کچھ مذکور ہے وہ دورِ اسلام میں آپ کی وفات پر دلالت کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے سب سے پہلے ان ہی کا انتقال ہوا۔

(طبقات ابن سعد جلد اوّل ص ۱۳۳)

---

[1] یہ جعفر بن محمد فریابی ہیں، ان کی کنیت ابوبکر ہے، علامہ، حافظ، قابلِ اعتماد اور صاحبِ تصانیف ہیں۔ دینور کے قاضی تھے اور الخطیب کے مطابق بہت بڑے عالم و عارف تھے۔ ۲۰۷ھ میں ولادت ہوئی اور ۳۰۱ھ میں وفات پائی۔